146610 ـ پہلے رشتہ کو رد کیے بغیر کئی ایک رشتوں میں مقارنہ کرنا

سوال

كيا عورت كے ليے جائز ہے كہ ايك ہى وقت ميں كئى ايك رشتوں ميں موازنہ كرے ؟
ميں طلاق شدہ ہوں اور كچھ لوگوں كو كہا ہے كہ ميرے ليے كوئى مناسب رشتہ تلاش كريں، اس بنا پر ميں ہر ايك شخص كے ساتھ شادى كے بارہ ميں خود بات كرونگى اور قطعى فيصلہ كرنے سے قبل سب سے بات چيت كرنے كے بعد ہى كوئى فيصلہ كرونگى، اس سلسلہ ميں شريعت كى رائے كيا ہے ؟
يہ علم ميں رہے كہ طلاق كے بعد ميں بہت شرميلى ہو گئى ہوں اور خاوند كے اختيار ميں بہت احتياط برت رہى ہوں اس كے ليے ميں ايك لمبا سانس لينا چاہتى ہوں اور ايك شخص سے زائد كے ساتھ بات كرنا چاہتى ہوں تا كہ مناسب رشتہ كو قبول كر سكوں، برائے مہربانى مجھے كوئى نصيحت فرمائيں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت كے ليے ايك ہى وقت ميں اپنے ليے آنے والے رشتوں ميں ايك سے زائد رشتوں كے بارہ ميں كسى ايك كو جواب دينے سے قبل غور و فكر كر سكتى ہے؛ اس كى دليل صحيح مسلم كى درج ذيل روايت ہے:

فاطمہ بنت قيس رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے سامنے بيان كيا كہ معاويہ بن ابى سفيان اور ابو جھم نے مجھ سے نكاح كرنے كا پيغام بھيجا ہے.

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

ابو جھم تو اپنے كندھے سے لاٹھى ہى نہيں ركھتا، اور رہا معاويہ تو تنگ دست ہے اس كے پاس مال نہيں، تم اسامہ بن زيد سے نكاح كر لو، تو ميں نے اسے ناپسند كيا.

پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تم اسامہ سے نكح كر لو، تو ميں نے اسامہ سے نكاح كر ليا، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اس ميں ميرے ليے خير عظيم بنايا، اور مجھ پر رشك كيا جانے لگا "

صحيح مسلم حديث نمبر (1480).

يہ اس بات كى دليل ہے كہ كسى كو جواب دينے سے قبل ايك ہى وقت ميں كئى ايك رشتوں كے متعلق غور و خوض

ہو سکتا ہے، اور اگر نکاح بھیجنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو جواب مل جائے تو پھر کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ پہلی منگنی کا علم ہوتے ہوئے نکاح کا پیغام بھیجے.

کیوکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی بھی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر اس وقت نکاح کا پیغام مت بھیجے جب تك پہلے کو چھوڑ نہ دیا جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4848) صحیح مسلم حدیث نمبر (1412).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ حدیث منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت کی واضح دلیل ہے، علماء کا اجماع ہے کہ جب پیغام دینے والے کو ہاں کر دی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے کا پیغام دینا حرام ہے، جب تك اسے اجازت نہ دی جائے یا پھر وہ چھوڑ نہ دے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم (9 / 197).

یہ تو مرد کے بنسبت ہے، کہ اس کو حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے، حتی کہ اس کو اجازت دی جائے یا پھر وہ منگنی ختم کر دے.

لیکن عورت کے متعلق یہ ہے کہ: اگر وہ یہ جان لے کہ فلان شخص زیادہ بہتر ہے، کہ وہ پہلی منگنی ختم کرنے کی صورت میں اسے نکاح کا پیغام دےگا، تو منگنی ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ دوسرے شخص کی جانب سے اس میں کوئی دخل نہ ہو.

کیونکہ منگنی کرنے والے مرد اور عورت کو حق حاصل ہے کہ جب بھی وہ مصلحت دیکھیں تو منگنی کو قسخ کر سکتے ہیں، اور فسخ کرتے وقت انہیں استخارہ ضرور کرنا چاہیے اس کے بعد وہ نئے پیغام کو قبول کرے.

واللہ اعلم .